سلسلہ
مواعظ حسنہ
نمبر ۱۳۸

گناہوں سے حفاظت کے نسخے

شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجددِ زمانہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ

خانقاہ امدادیہ اشرفیہ : گلشن اقبال کراچی

سلسلہ مواعظ حسنہ نمبر ۱۳۸

گناہوں سے حفاظت کے نسخے

شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجددِ زمانہ

حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ

حسبِ ہدایت وارشاد

حلیم الامت حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد مظہر صاحب دامت برکاتہم

بہ فیضِ صحبتِ ابرار یہ دردِ محبّت ہے
بہ اُمّیدِ نصیحت دوستو اسکی اشاعت ہے

محبّت تیرا صدقہ ہے ثمر ہیں تیرے نازوں کے
جو مَیں یہ نشر کرتا ہوں خزانے تیرے رازوں کے

انتساب

شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجددِ زمانہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ

کے ارشاد کے مطابق حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ کی جملہ تصانیف و تالیفات

محی السنہ حضرت مولانا شاہ ابرار الحق صاحب رحمۃ اللہ علیہ

اور

حضرت اقدس مولانا شاہ عبد الغنی صاحب پھولپوری رحمۃ اللہ علیہ

اور

حضرت مولانا شاہ محمد احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ

کی

صحبتوں کے فیوض و برکات کا مجموعہ ہیں

ضروری تفصیل

وعظ : گناہوں سے حفاظت کے نسخے

واعظ : عارف باللہ مجددِ زمانہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ وعظ : ۷ رمضان المبارک ۱۴۰۷؁ھ مطابق ۵ مئی ۱۹۸۷؁ء بروز منگل

مقام : خانقاہ ڈھالکا نگر، ڈھاکہ، بنگلہ دیش

مرتب : جناب سید عمران فیصل صاحب (خلیفہ مجازِ بیعت حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ)

تاریخِ اشاعت : ۳ محرم الحرام ۱۴۳۷؁ھ مطابق ۱۷ اکتوبر ۲۰۱۵؁ء

زیرِ اہتمام : شعبہ نشر و اشاعت، خانقاہ امدادیہ اشرفیہ، گلشن اقبال، بلاک ۲، کراچی

پوسٹ بکس:11182 رابطہ:+92.21.34972080، +92.316.7771051

ای میل:khanqah.ashrafia@gmail.com

ناشر : کتب خانہ مظہری، گلشن اقبال، بلاک ۲، کراچی، پاکستان

قارئین و محبین سے گزارش

خانقاہ امدادیہ اشرفیہ کراچی اپنی زیرِ نگرانی شیخ العرب والعجم عارف باللہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب نور اللہ مرقدہٗ کی شایع کردہ تمام کتابوں کی ان کی طرف منسوب ہونے کی ضمانت دیتا ہے۔ خانقاہ امدادیہ اشرفیہ کی تحریری اجازت کے بغیر شایع ہونے والی کسی بھی تحریر کے مستند اور حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ کی طرف منسوب ہونے کی ذمہ داری خانقاہ امدادیہ اشرفیہ کی نہیں۔

اس بات کی حتی الوسع کوشش کی جاتی ہے کہ شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجدد زمانہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب نور اللہ مرقدہ کی کتابوں کی طباعت اور پروف ریڈنگ معیاری ہو۔ الحمد للہ! اس کام کی نگرانی کے لیے خانقاہ امدادیہ اشرفیہ کے شعبۂ نشر و اشاعت میں مختلف علماء اور ماہرین دینی جذبے اور لگن کے ساتھ اپنی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ اس کے باوجود کوئی غلطی نظر آئے تو ازراہ کرم مطلع فرمائیں تاکہ آیندہ اشاعت میں درست ہو کر آپ کے لیے صدقۂ جاریہ ہو سکے۔

(مولانا) محمد اسماعیل
نبیرہ و خلیفہ مُجاز بیعت حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ
ناظم شعبۂ نشر و اشاعت، خانقاہ امدادیہ اشرفیہ

عنوانات

گناہوں سے حفاظت کے نسخے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَکَفٰی وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی اَمَّا بَعْدُ

فَقَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا أَیُّھَا النَّاسُ اَفْشُوا السَّلَامَ، وَاَطْعِمُوا الطَّعَامَ، وَصِلُوا الْاَرْحَامَ، وَصَلُّوْا بِاللَّیْلِ وَالنَّاسُ نِیَامٌ، تَدْخُلُوا الْجَنَّۃَ بِسَلَامٍ[1]

وَقَالَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ لَوْاَنَّ عَبْدَیْنِ تَحَابَّا فِی اللہِ وَاحِدٌ بِالْمَشْرِقِ وَاٰخَرُ بِالْمَغْرِبِ لَجَمَعَ اللہُ بَیْنَھُمَا یَوْمَ الْقِیَامَۃِ یَقُوْلُ ھٰذَا الَّذِیْ کُنْتَ تُحِبُّہٗ فِیَّ[2]

جنت میں سلامتی کے ساتھ داخلے کا طریقہ

پہلی حدیث پاک جو میں نے بیان کی کہ سلام کو پھیلاؤ، کھانا (کھلانے کو) عام کرو، (رشتہ داروں سے) صلہ رحمی کرو، رات کو جب لوگ سو رہے ہوں نماز پڑھو اور جنت میں سلامتی کے ساتھ داخل ہو جاؤ۔ اس حدیث پاک میں چار اعمال کا ذکر ہے اور ہر عمل کی اپنی مستقل الگ شان ہے، معطوف علیہ اور معطوف اپنا الگ الگ حکم مستقل بالذات رکھتے ہیں۔ جیسے کہتے ہیں جَاءَ زَیْدٌ وَ خَالِدٌ اس میں زید بھی مستقل ہے اور خالد بھی مستقل ہے لہٰذا اس حدیث پاک میں مذکورہ چار صفات جن میں پیدا ہو جائیں وہ سب کے سب اللہ تعالیٰ کی محبت سے نوازے جائیں گے، اللہ تعالیٰ کی محبت ان کو عطا ہو جائے گی۔ حدیث پاک میں جہاں اَفْشُوا السَّلَامَ ہے یعنی سلام کو عام کرو وہیں وَ اَطْعِمُوا الطَّعَامَ بھی ہے کہ کبھی کبھی

---

[1] سنن ابن ماجۃ: ۲۶۷ (۳۲۵۱)، باب اطعام الطعام، المکتبۃ الرحمانیۃ

[2] کنز العُمَّال: ۴/۹ (۲۴۶۴۶)، باب فی ترغیب الصحبۃ من کتاب الصحبۃ، مؤسسۃ الرسالۃ

کچھ کھلاؤ پلاؤ بھی۔ اسلام کو خشکی سے نہ پھیلائیں ورنہ آپ خشک مُلّا مشہور ہو جائیں گے لٰہذا کبھی کبھی کچھ کھلایا پلایا بھی کریں۔ محدثین لکھتے ہیں کہ یہاں اقرباء کو، رشتہ داروں کو، دوستوں کو کھلانا پلانا مراد ہے جیسے اس زمانے میں رواج چلا ہے کہ آپس میں ایک دوسروں کو افطاریاں کرائی جارہی ہیں اور ایک دوسرے پر خرچ کررہے ہیں۔

اللہ والی محبت کا انعام

دوسری حدیث میں نے بیان کی ہے کہ جو آپس میں اللہ کے لیے محبت رکھتے ہیں اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ان کو اکٹھا کردیں گے چاہے وہ دنیا میں کتنے ہی فاصلے پر رہتے ہوں۔ دیکھو ڈھاکہ میں اور کراچی میں کتنا فاصلہ ہے لیکن اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ دنیا میں جو ہماری وجہ سے آپس میں محبت رکھتے ہیں **یَجۡمَعُ اللّٰهُ بَيۡنَهُمَا يَوۡمَ الۡقِيَامَةِ** ہم قیامت کے دن ان کو جمع کردیں گے، بالکل ساتھ ساتھ کھڑا کردیں گے اور حق تعالیٰ یہ بھی فرمائیں گے **هٰذَا الَّذِیۡ کُنۡتَ تُحِبُّهٗ** یہ جو تمہارا ساتھی ہے جسے آج ہم نے تمہارے ساتھ کیا ہے یہ دنیا میں تو تم سے پانچ ہزار میل دور رہتا تھا لیکن آج قیامت کے دن ہم نے اسے تمہارے ساتھ کھڑا کردیا ہے کیوں کہ یہ وہ شخص ہے جس سے تو محبت کیا کرتا تھا۔ **کُنۡتَ تُحِبُّ** کا ماضی استمراری سے ترجمہ ہوگا کہ تو محبت کیا کرتا تھا، **کَانَ** جب مضارع پر داخل ہوتا ہے تو ماضی استمراری بنادیتا ہے اور اس کے اردو ترجمے میں ''تا'' اور ''تھا'' دونوں لگانا واجب ہوجاتا ہے، اگر ''تا'' نہ لگائیں تو بھی ترجمہ صحیح نہیں ہوگا، اور اگر ''تھا'' نہ لگائیں تو بھی ترجمہ صحیح نہیں ہوگا۔ تو مطلب یہ ہوا کہ یہ وہ شخص ہے جس سے تو محبت کیا کرتا تھا۔

مُلّا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں **لِلۡمُجَاوَرَةِ فِی الۡجَنَّةِ**[٣] یہ جمع کرنا جنّت میں بھی ہوگا۔ اللہ جنّت میں بھی ان کو آپس میں پڑوسی بنادیں گے، جنّت میں بھی ساتھ ساتھ کردیں گے کہ یہ دنیا میں آپس میں ہماری وجہ سے محبت کرتے تھے لٰہذا اب جنّت میں بھی ہمیشہ ایک دوسرے کے ساتھ رہیں گے۔ وہاں ان شاء اللہ ہمیشہ کا ساتھ ہوگا کیوں کہ جنت میں جدائی نہیں

٣۔ مرقاة المفاتيح:٩/٢٢٧،باب الحب فی الله،دارالكتب العلمية، بيروت، ذكره بلفظ فی الجنة على سبيل المصاحبة والمزاورة والمجاورة

ہے، موت بھی نہیں ہے کہ موت آنے سے جدا ہو جائیں، وہاں تو باقاعدہ اس کا اعلان ہو جائے گا کہ اب کسی کو موت نہیں آئے گی، کیا پیاری زندگی ہوگی، وہاں موت بھی نہ آئے گی، موت کو بھی اللہ تعالیٰ ذبح کردیں گے کہ جاؤ یہ معاملہ اب ختم ہوگیا، اب یہاں ہمیشہ کے لیے رہو۔

کفّار کے مقابلے میں جنّتیوں کا ایک اعزاز

ایک صاحب نے مجھ سے پوچھا کہ سورۂ بینہ میں کافروں کے لیے خٰلِدِیْنَ فِیْهَا[۴] ہے اور مسلمانوں کے لیے خٰلِدِیْنَ فِیْهَآ اَبَدًا[۵] ہے تو یہ کیا بات ہے؟ مسلمانوں کے لیے اَبَدًا کا اضافہ کیوں کیا گیا ہے؟ تو میں نے کہا کہ بات یہ ہے کہ حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ کافر دوزخ میں ہمیشہ جلیں گے اور مسلمان ہمیشہ جنت میں رہیں گے لیکن اَبَدًا میں مسلمانوں کے لیے اَكَّدَ الْخُلُوْدَ بِالْاُبُوْدِ یہ خُلُوْد کو اُبُوْد سے جو مؤکد کیا گیا ہے یہ مزید انعام اور مزید شرف ہے۔[۶] ورنہ معانی اور ترجمہ دونوں کا ایک ہے، اللہ نے شرفِ امتیازی یعنی مزید عزت عطا فرمائی ہے کہ مسلمان کے لیے خٰلِدِیْنَ کے بعد اَبَدًا لگا کر ان کو اور تاکید کا شرف دے دیا کہ یہ ہمیشہ ہمیشہ یہاں رہیں گے، یہ اَبَدًا عزت افزائی کے لیے ہے۔ شکر ہے اس مالک کا جس نے ایمان والوں کی عزت افزائی فرمائی ورنہ خٰلِدِیْنَ سے بھی وہی مفہوم حاصل تھا کہ ہمیشہ جنت میں رہیں گے، اَبَدًا کا اضافہ امتیاز الشرف کے لیے ہے، ان کو شرف میں امتیاز کرنے کے لیے ہے، اللہ کو شرف امتیازی عطا کرنا تھا، اس لیے اَكَّدَ الْخُلُوْدَ بِالْاُبُوْدِ فرمایا۔

کفّار کے دائمی خلود فی النّار پر علمی استدلال

ایک صاحب نے اعتراض کیا کہ اللہ تعالیٰ نے کافروں کے لیے فرمایا ہے کہ کافر ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے حَتّٰی یَلِجَ الْجَمَلُ فِیْ سَمِّ الْخِیَاطِ[۷] جب تک اونٹ سوئی کے

---

۴ البینۃ:۶

۵ البینۃ:۸

۶ روح المعانی:۳۰/۲۲۹، البینۃ (۸)، دار احیاء التراث، بیروت

۷ الاعراف:۴۰

سوراخ میں نہ گھس جائے۔ تو ایک صاحب جو سعودی عرب میں رہ چکے ہیں کراچی میں میرے دوست ہیں، بہت پڑھے لکھے اور قابل آدمی ہیں، کہنے لگے کہ صاحب اس سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ہوسکتا ہے سوئی کا سوراخ اللہ میاں کبھی بڑا کر دیں اور اونٹ کو پتلا کر کے اس میں سے نکال دیں اور کافروں سے کہیں کہ دوزخ سے نکل جاؤ۔ تو میں نے کہا کہ قرآن شریف عربوں کے محاورے پر نازل ہوا ہے اس کو عقل سے مت سمجھو۔ اس لیے کہ اونٹ کو پتلا کرنے کی ضرورت ہی نہیں ہے، سوئی کا سوراخ ہی اللہ تعالیٰ اگر اتنا بڑا کر دیں جیسے کوئی بلڈنگ ہو تو اس میں سے کتنے اونٹ گزر جائیں گے لہٰذا عقل سے قرآن کا ترجمہ مت کرو۔ پھر میں نے فوراً مفسرِ عظیم علامہ آلوسی رحمۃ اللہ علیہ کی تفسیر روح المعانی منگوائی جن کے بارے میں علامہ انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ اتنا بڑا مفسر اُمّت میں نہیں گزرا، عربی زبان میں تفسیر ”روح المعانی“ کے مقابلے میں کوئی تفسیر نہیں ہے۔

اور حکیم الامّت حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی اُردو زبان میں تفسیر ”بیان القرآن“ کے لیے علامہ انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ کا قول میرے مرشد اوّل حضرت مولانا شاہ عبدالغنی صاحب پھولپوری رحمۃ اللہ علیہ نقل فرمایا کرتے تھے کہ علامہ انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ کو کسی آیت میں اشکال ہوا، انہوں نے چودہ متقدمین کی عربی زبان میں تفسیریں دیکھیں لیکن اِشکال حل نہیں ہوا، پھر سوچا کہ مولانا تھانوی نے بھی اردو میں تفسیر لکھی ہے اسے بھی دیکھ لیتے ہیں۔ حالاں کہ علامہ انور شاہ کشمیری اردو کتاب دیکھتے ہی نہیں تھے، جسے عربی زبان کا ذائقہ لگ جائے اسے اردو کتاب بے مزہ لگتی ہے، وہ اردو کی کوئی کتاب دیکھنے کی طاقت ہی نہیں رکھتے۔ چناں چہ مجبور ہو کر انہوں نے کہا کہ مولانا تھانوی کی اردو کی تفسیر بیان القرآن بھی دیکھ لیں شاید اس سے مسئلہ حل ہو جائے، تو مسئلہ حل ہو گیا۔ حکیم الامّت حضرت تھانوی تفسیر میں ایک لفظ ایسا بڑھا دیتے ہیں جس سے سارا مسئلہ حل ہو جاتا ہے چوں کہ حضرت نے ساری تفسیریں سامنے رکھیں پھر اِشکال کو حل کیا لہٰذا ایک لفظ بڑھاتے ہیں اور سارا مسئلہ حل ہو جاتا ہے۔ اس پر علامہ انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ نے جوش میں فرمایا کہ میں تو سمجھتا تھا کہ بیان القرآن اردو دانوں کے لیے ہے، اب معلوم ہوا یہ علماء کے لیے ہے۔

میں نے روح المعانی منگوائی تو اس میں دیکھا کہ علامہ آلوسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ عرب کے لوگوں کو جس کام کو یہ کہنا ہوتا تھا لَا اَفْعَلُ كَذَا اَبَدًا کہ ہم اس کام کو کبھی نہیں کریں گے وہاں یہ لگا دیتے تھے حَتّٰى يَشِيْبَ الْغُرَابُ یہاں تک کہ کوّا بوڑھا ہو جائے وَحَتّٰى يَبْيَضَّ الْقَارُ اور تارکول سفید ہو جائے۔ تو قرآن پاک کی آیت حَتّٰى يَلِجَ الْجَمَلُ فِيْ سَمِّ الْخِيَاطِ یہاں تک کہ اونٹ سوئی کے سوراخ میں گھس جائے کو بیان کرنے سے مقصد یہ ہے لَا اَفْعَلُ كَذَا اَبَدًا[۸] ہم اس کام کو کبھی نہیں کریں گے۔ قرآن عربوں کے محاورے پر نازل ہوا ہے، جب تک عربوں کا محاورہ سامنے نہیں ہوگا قرآن سمجھنا مشکل ہو جائے گا۔ حضرت سید محمود بغدادی رحمۃ اللہ علیہ مفتیِ بغداد نے روح المعانی میں عربوں کا محاورہ نقل کرکے اس کی تفسیر کر دی کہ اللہ تعالیٰ ان کو کبھی بھی دوزخ سے نہیں نکالیں گے۔ یہ نہیں کہ سوئی کا سوراخ بڑا کرنے اور اونٹ کو پتلا کرنے کے اپنے معانی اس میں سے نکالو، اپنی طرف سے ایسا ترجمہ کرنا جائز نہیں ہوگا جب تک کہ مفسرین کی تفسیروں کو نہ دیکھا جائے کیوں کہ صحابہ نے قرآن کو سمجھا ہے اور مفسرین صحابہ کے اقوال پیش کرتے ہیں، تابعین کے اقوال پیش کرتے ہیں۔

نبی کے ادب پر انعامِ عظیم

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اِنَّ الَّذِيْنَ يَغُضُّوْنَ اَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ جو لوگ میرے نبی کے پاس اپنی آواز کو پست رکھتے ہیں یعنی میرے نبی کا ادب کرتے ہیں اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ امْتَحَنَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ لِلتَّقْوٰى[۹] اللہ تعالیٰ ان کے دلوں کو اپنی محبت، اپنی دوستی کے لیے منتخب کر لیتا ہے، چن لیتا ہے، خالص کر لیتا ہے۔ علماء اور مشایخ فرماتے ہیں کہ نبی کے ادب کا یہ انعام ہے۔ اس انعام کے لیے جہاد کی شرط نہیں ہے کہ گردن کٹے، خون بہے، تہجد، حج اور کسی زبردست عمل اور عبادت کا تذکرہ نہیں ہے، صرف نبی کے ادب پر اتنا بڑا انعام نازل ہو رہا ہے کہ جن لوگوں نے میرے نبی کا ادب کیا ہم نے ان کے دلوں کو اپنی محبت، اپنی دوستی کے لیے منتخب کر لیا۔

۸؎ روح المعانی: ۸/۱۱۹، الاعراف (۴۰)، دار احیاء التراث، بیروت

۹؎ الحجرٰت: ۳

حضرت اُبَیّ ابن کعب رضی اللہ عنہ کا عظیم الشان مقام

علامہ آلوسی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے استدلال میں ایک واقعہ نقل کیا ہے کہ حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما حضرت ابی ابن کعب رضی اللہ عنہ سے قرآن شریف پڑھنے، فن قراءت سیکھنے جایا کرتے تھے۔ حضرت اُبَیّ ابن کعب رضی اللہ عنہ اتنے بڑے قاری ہیں، قرآن کے اتنے بڑے ماہر ہیں کہ ان کا لقب سید القراء ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی ان کے شاگرد ہیں۔ ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابی ابن کعب سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر وحی نازل فرمائی ہے کہ اے ہمارے رسول آپ ابی ابن کعب کے پاس جایئے اور ان پر سورۂ بینہ کی تلاوت کیجیے۔ تو حضرت ابی ابن کعب رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اللہ تعالیٰ نے آپ کو جو یہ حکم دیا ہے کہ آپ مجھے یہ سورت سنائیں تو کیا اللہ نے میرا نام بھی لیا تھا؟ کیا سوال ہے؟ عاشقانہ سوال ہے۔ دوستو! اسے کہتے ہیں دین، ہمارا دین خشک نہیں ہے، دین تو محبت ہی محبت ہے، جس کے اندر محبت نہیں ہے وہ دین کیا جانے، خشک آدمی یہ سوال نہیں کر سکتا۔

یہ سوال عاشق ہی کر سکتا ہے کہ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ءَاللّٰہُ سَمَّانِیْ لَکَ کیا خدا نے میرا نام بھی لیا ہے؟ آپ نے فرمایا اَللّٰہُ سَمَّاکَ اللہ نے تمہارا نام بھی لیا ہے۔ انہوں نے کہا وَقَدْ ذُکِرْتُ عِنْدَ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ یعنی مجھ جیسے معمولی انسان کا رب العالمین کے یہاں ذکر ہوا، میرا نام لیا گیا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہاں! فَذَرَفَتْ عَیْنَاہُ[1] مارے خوشی کے ان کی آنکھوں سے آنسو بہہ پڑے، یہ خوشی کا رونا تھا، افسوس کا رونا نہیں تھا۔

گرم بازاریٔ عشقِ الٰہی

رونے کی سات قسمیں ہیں جن میں خوشی کا رونا بھی ہے، خوف کا رونا بھی ہے، ندامت کا رونا بھی ہے، محبت کا رونا بھی ہے۔ جیسے اللہ کی محبت میں شیخ العرب والعجم حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ خوب رویا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ جب خدا کی

[1] صحیح البخاری: ۲/۷۴۱، (۴۹۷۵)، کتاب التفسیر سورۃ بینۃ، المکتبۃ المظہریۃ

یاد میں اور ان کا نام لینے میں اور ان کی محبت میں خوب رونا آئے تو سمجھ لو اس دن عشق کا بازار گرم ہو گیا، اس کا نام گرم بازاریٔ عشق ہے، یعنی عشق کا بازار گرم ہے۔ جیسے کہتے ہیں بازار گرم ہو گیا یعنی خوب بِکری ہو رہی ہے، لین دین خوب تیز ہے، تو جس کو اللہ کی محبت میں رونا آجائے سمجھ لو آج اس کے دل میں اللہ تعالیٰ کی محبت کا بازار گرم ہو گیا۔ یہ نام حاجی صاحب نے رکھا ہے، خدا کی یاد میں رونا آئے تو اس کا نام گرم بازاریٔ عشق ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا مقام ادب

حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما حضرت ابی ابن کعب رضی اللہ عنہ سے قرآن شریف پڑھا کرتے تھے، قراءت پڑھتے تھے۔ حضرت ابی ابن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے گھر کے اندر رہیں، یہ ان کے دروازے پر بیٹھے ہوئے ہیں، دروازہ نہیں کھٹکھٹاتے ہیں، انتظار کر رہے ہیں، جب وہ دروازہ کھول کر باہر نکلتے تو دیکھتے کہ حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی کے چچا کے بیٹے دروازے پر بیٹھے ہوئے ہیں، تو فرماتے کہ تم نبی کے چچا کے بیٹے ہو، تمہیں یوں بیٹھے دیکھ کر مجھے تکلیف ہوتی ہے، تم دروازہ کھٹکھٹا دیا کرو، میں جلدی نکل آیا کروں گا۔ عرض کیا کہ ایسا نہیں ہو سکتا، میں خدا کے حکم کی نافرمانی نہیں کر سکتا۔

اہل اللہ کا اپنے اکابر کے لیے ادب

حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے حضرت ابی ابن کعب رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے سورۂ حجرات میں فرمایا ہے کہ نبی کے لیے جو آداب ہیں وہی آداب علمائے ربّانیین کے لیے ہیں، لہٰذا میں آپ کا ویسا ہی ادب کروں گا، دروازہ نہیں کھٹکھٹاؤں گا، اِنَّ الَّذِیْنَ یُنَادُوْنَکَ مِنْ وَّرَآءِ الْحُجُرٰتِ اَکْثَرُھُمْ لَا یَعْقِلُوْنَ میں بے عقلی کا کام نہیں کروں گا کہ دروازے کے باہر سے آپ کو پکاروں، میں آپ کا انتظار کر کے اس خیر میں آنا چاہتا ہوں جس کی اللہ نے تعریف کی ہے وَلَوْ اَنَّھُمْ صَبَرُوْا حَتّٰی تَخْرُجَ اِلَیْھِمْ لَکَانَ خَیْرًا لَّھُمْ[۱۱] کہ اگر یہ صبر کرتے، اللہ کے رسول کے باہر آنے کا انتظار کرتے تو یہ ان کے لیے خیر کا باعث ہوتا۔ تو میں اس خیر کو کیسے چھوڑ دوں، میں اس آیت کے حکم پر عمل کروں گا، آپ اللہ کے

[۱۱] الحجرات: ۴-۵

دین کے عالم ہیں، نائب رسول ہیں، میں آپ کا وہی ادب کروں گا جو سورۂ حجرات میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ہے۔

علامہ آلوسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں قَرَأْتُ هٰذِهِ الْقِصَّةَ فِي الصِّغَرِ میں نے بھی اپنے بچپن میں اس قصے کو پڑھا تھا، اس کے بعد میں نے تمام اساتذہ کے ساتھ ادب کا یہی معاملہ کیا، کبھی کسی کا دروازہ نہیں کھٹکھٹایا کہ باہر نکلیں استاذ جی، ہم کو پڑھائیں۔ یہ بات ادب کے خلاف ہے۔

حضرت مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ تفسیر معارف القرآن میں لکھتے ہیں کہ سورۂ حجرات میں نبی کے لیے جو ادب ہے آپ کے بعد آنے والے علمائے ربانیین، اللہ والے عالموں کا بھی اتنا ہی ادب ہے، نائبین کا ادب بھی وہی ہوتا ہے جو اصل کا ہوتا ہے۔ اللہ والے علماء کا ادب کرنا بھی نبی ہی کے ادب میں شامل ہے لہٰذا آپ بھی علماء اور مشایخ کا ادب کر کے یہ مقام حاصل کر سکتے ہیں۔

ایک بہت بڑے بزرگ حضرت مولانا شاہ محمد احمد صاحب دامت برکاتہم کے ساتھ میرے مرشد ثانی حضرت مولانا شاہ ابرار الحق صاحب دامت برکاتہم سفر میں موجود تھے۔ کسی نے پوچھا کہ حضرت مولانا شاہ محمد احمد صاحب آپ کے ساتھ آئے ہیں؟ میرے شیخ نے فرمایا کہ حضرت میرے ساتھ نہیں آئے میں حضرت کے ساتھ آیا ہوں۔ یہ ہے ادب۔

میں عرض کرتا ہوں کہ بزرگوں کا ادب، اللہ والوں کا ادب ہم کو بعض وقت اس مقام پر پہنچائے گا کہ سو برس کے تہجد سے آپ اس مقام پر نہیں پہنچیں گے۔ قرآن پاک کی دلیل پیش کر رہا ہوں، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جن بندوں نے میرے نبی کا ادب کیا، ان کے سامنے آہستہ آہستہ بولے، زور زور سے نہیں بولے جیسے آپس میں ہنستے ہیں، زور زور سے بولتے ہیں، تو ایسے باادب بندوں کے قلوب کو میں نے اپنی دوستی کے لیے چن لیا ہے۔

ہر گُلے را رنگ و بوئے دیگر است

شیخ کے سامنے بھی اس طرح سے ہنسنا یا اس طرح کی حرکتیں کرنا جو یار دوست آپس میں کرتے ہیں جائز نہیں ہے، یہ طریق کے آداب کے خلاف ہے۔ اور شیخ کی بھی دو قسمیں

ہوتی ہیں، ایک ڈنڈے والا شیخ اور ایک انڈے والا شیخ۔ ایک شیخ تو وہ ہے جو ڈنڈا زیادہ لگاتا ہے اور ایک شیخ وہ ہے جو انڈا کھلاتا ہے، کسی پر شفقت کی شان غالب ہوتی ہے، کسی پر غیرت کی شان غالب ہوتی ہے، اللہ تعالیٰ نے ہر ایک کا رنگ الگ بنایا ہے، حاجی صاحب کا رنگ دیکھ لیجیے۔ حکیم الامت رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ہمارے حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ ڈانٹنا اور خفا ہونا تو جانتے ہی نہ تھے، سراپا رحمت و شفقت تھے لیکن ان کا فیض اتنا تام تھا کہ کوئی بھی محروم نہیں رہتا تھا، اپنا مزاج تو کوئی بدل نہیں سکتا، مزاج تو بچپن سے ہوتا ہے۔ حکیم الامت فرماتے ہیں کہ ہر بزرگ کا مزاج اس کے بچپن کے مزاج کے تابع ہوتا ہے، نسبت حاصل ہونے کے بعد پھر بزرگی بھی اسی رنگ میں تبدیل ہوجاتی ہے لہٰذا شیخ کی شفقت کے معنیٰ یہ نہیں ہیں کہ اس کے سر چڑھ جاؤ، شیخ محبت کرے تو اس کے معنیٰ یہ نہیں کہ اس کے سر پر چڑھ جاؤ، ان کے ادب کا دامن ہاتھ سے نہ جانے دو۔

راہِ ولایت راہِ ادب ہے

دیکھیے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جن لوگوں نے میرے نبی کا ادب کیا، ان کے سامنے آہستہ آہستہ بولے زور سے نہیں بولے **اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ امْتَحَنَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ لِلتَّقْوٰى** ہم نے ان کے دلوں کو اپنی محبت کے لیے، اپنی دوستی کے لیے، اپنی ولایت کے لیے، اپنا ولی بنانے کے لیے منتخب کرلیا، چھانٹ لیا، چن لیا، خالص کرلیا۔

جس کو اللہ تعالیٰ خالص رکھنے کا ارادہ کرلے، اس میں کوئی ملاوٹ کرسکتا ہے؟ جس کو خدا اپنا بنالے اس کو کوئی اپنا بنا سکتا ہے؟ اللہ کی طاقت کے مقابلے میں نفس کی طاقت ہے جو خدا سے ہم کو چھین لے؟ اگر خدا ہمیں اپنا بنالے تو نفس کی طاقت ہے کہ وہ ہمیں اللہ سے چھین کر گناہ کرادے؟ شیطان کی طاقت ہے کہ وہ اللہ سے ہم کو چھین لے؟ اللہ سے لڑائی کرکے اللہ کے دست و بازوئے حفاظت سے یعنی اللہ تعالیٰ کے حفاظتی ہاتھوں کی طاقت سے شیطان و نفس کو طاقت ہے کہ وہ ہمیں چھین لے؟ بس اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی حفاظت کے لیے قبول فرمالیں۔

یاد رکھو! جس کو اللہ اپنا بنالے اس کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا، تجارت اور مال ودولت بھی، اگر وہ کوئی تجارت کرنا بھی چاہے گا تو اللہ اس سے چھڑادے گا، اگر وہ سلطنت کی طرف مائل ہوگا تو حضرت سلطان ابراہیم ابن ادہم رحمۃ اللہ علیہ کی طرح اللہ تعالیٰ اس سے

سلطنت چھڑا لیں گے، اللہ کی حفاظت کے بعد، خدا کی حفاظت کے تالے پر کسی مخلوق کی کنجی نہیں لگ سکتی۔ اس لیے یہی دعا کرو کہ اے اللہ ہم سب کو اپنی حفاظت میں قبول کر لیجیے، آپ ہم کو اپنا ایسا بنا لیجیے کہ ساری دنیا ہمیں اپنا نہ بنا سکے، اگر آپ ہمیں اپنا بنا لیتے ہیں تو نفس و شیطان ہمیں آپ سے نہیں چھین سکتے۔

اگر کسی کا ابّا بھولو پہلوان ہے اور اس کا بیٹا اپنے ابّا کی گود میں ہے جو سارے بنگلہ دیش میں تمام انسانوں سے طاقتور ہے تو کوئی اس کا بیٹا اس سے چھین سکتا ہے؟ بھولو پہلوان ایک مشہور نام ہے، اس لیے اس کی مثال دے رہا ہوں، اگر اس کا نام سمجھنا مشکل ہے تو محمد علی کلے کا نام لے لو جو بہت بڑا باکسر ہے، طاقتور بھی ہے۔ اگر اس کی گود میں اس کا بیٹا بیٹھا ہوا ہے تو کیا کسی کی طاقت ہے کہ اس سے بیٹا چھین لے؟ وہ ایک گھونسہ لگائے گا اور جبڑا اپھاڑ دے گا، جبڑا جانتے ہو کس کو کہتے ہیں؟ مسوڑھوں کی طرف کے علاقے کو جبڑا کہتے ہیں۔

اب ایک قصّہ بھی یاد آگیا، دو باکسر لڑ رہے تھے، اکھاڑے میں ایک دوسرے کو غصّے سے کود کود کر مار رہے تھے، تماشا دیکھنے والوں کا مجمع لگا ہوا تھا، ایک صاحب کہہ رہے تھے کہ جبڑے پر مارو، جبڑے پر مارو۔ تو ایک شخص نے پوچھا کہ کیا آپ باکسنگ کے فن کے ماہر ہیں؟ کیا آپ کو اس کا کچھ تجربہ ہے؟ آپ نے کچھ سیکھا ہے جو ان ماہرین کو مشورہ دے رہے ہیں؟ یہ تو خود فن کے بڑے استاد ہیں۔ اس نے کہا میں ماہر واہر نہیں ہوں، میری دانت بنانے کی دوکان ہے، اگر یہ دونوں ایک دوسرے کے جبڑے پر ماریں گے تو ان کے دانت ٹوٹ جائیں گے اور یہ دانت بنوانے میرے یہاں آئیں گے کیوں کہ سب سے قریبی دوکان میری ہی ہے۔

کسی پر جلد اعتبار نہیں کرنا چاہیے

اس لیے جلدی کسی کے اخلاص پر یقین مت کرو، کسی کے مشورے پر جلدی یقین و ایمان مت لاؤ، پہلے مشورہ کرو، ریسرچ کرو، تحقیق کرو کہ آیا اس کے مشورے میں اخلاص بھی ہے یا نہیں، جیسے اس دانت بنانے والے کا خلوص نہیں تھا فلوس تھا یعنی پیسے کے لیے مشورہ دے رہا تھا کہ یہ جبڑے پر ماریں گے تو دانت ٹوٹیں گے پھر میرے یہاں ہی بنوانے آئیں گے۔ اور مشورہ دینے میں قیاس واٹکل سے بھی کام مت لو، اگر کسی کا گھر ایک میل پر ہے، تو آدھا

میل مت بتاؤ، جھوٹ بولنا جائز نہیں ہے، اگر آدھے گھنٹے کا راستہ ہے تو آٹھ منٹ یا دس منٹ کا مت کہو، اس سے اللہ کے یہاں پکڑ ہوگی۔ آپ دیہاتوں میں جائیے وہاں کسی کا گھر پانچ میل پر ہے تو دیہاتی کہیں گے کہ ارے صاحب وہ کیا نظر آرہا ہے، بالکل قریب ہے، اب بے چارہ مسافر پانچ میل تک پیدل جارہا ہے۔ یہ شریعت میں جائز نہیں ہے، جو صحیح بات ہو وہ بتاؤ۔

تو اس واقعے سے آپ کو یہ سبق ملا کہ جلدی کسی کا مشورہ مت مانو، ہو سکتا ہے اس کی دانت کی دوکان ہو۔ کسی کے مشورے کے لیے بھی مشورہ کرو کہ اس کا مشورہ مانوں یا نہ مانوں۔

احکامِ شریعت پر عمل کرنا بھی خدا اور رسول کا ادب ہے

تو اس آیت میں ادب پر اتنا بڑا انعام ملا کہ اللہ تعالیٰ نے ایسے دلوں کو اپنے لیے منتخب کرلیا۔ آج بھی ہمارا دل اللہ تعالیٰ کی دوستی کے لیے منتخب ہو سکتا ہے، ہمیں نبی تو نہیں ملے کہ ہم ان کا ادب کریں، لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سنّت کا اتباع کرنا بھی ان کے ادب میں شامل ہے، جیسے کسی کے گھر میں تصویر ہے، پلاسٹک کی بلی ہے، پلاسٹک کا کتا ہے، ان چیزوں کو گھروں سے نکال دو۔ یہ بھی نبی کا ادب ہے کیوں کہ ان کا ارشاد ہے کہ جہاں تصویر ہوتی ہے وہاں رحمت کے فرشتے نہیں جاتے۔ یہ مت دیکھو کہ یہ تو بیوی کو جہیز میں ملا ہے، اب بیوی سے کون لڑے گا جبکہ وہ تگڑی بھی ہے، کہیں ایسا نہ ہو کہ میں ہی مر جاؤں۔ جیسے دو میاں بیوی کی لڑائی ہو رہی تھی، شوہر نے تنگ آکر کہنا چاہا کہ یا تو میں مر جاؤں یا میری بیوی مر جائے لیکن یہ جملہ ابھی یہیں تک ادا کیا تھا کہ یا تو میں مر جاؤں یا... تو بیوی نے لوہے کی اتنی بڑی قینچی اٹھائی اور کہا کہ یا کیا؟ تو اس نے کہا کہ یا بھی میں ہی مر جاؤں۔ لیکن دوستو ڈرو مت، اللہ کے نبی کے فرمان کو گھروں میں جاری کرو، یہ بھی ان کا ادب ہے۔

ادبِ رسول پر حصولِ جذب کی عالمانہ شرح

حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ تفسیر بیان القرآن میں اُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ امْتَحَنَ اللّٰہُ قُلُوْبَھُمْ لِلتَّقْوٰی کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے صحابہ کرام کے دلوں کو ادبِ رسول کی برکت سے اپنے لیے منتخب کرلیا، خالص کرلیا۔

اِمْتَحَنَ معنیٰ میں أَخْلَصَ کے ہے۔ اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ اِمْتَحَنَ معنیٰ میں

أَخۡلَصَ کے کیوں ہے؟ چوں کہ قرآن عربی محاورے پر نازل ہوا ہے لہٰذا علامہ آلوسی رحمۃ اللہ علیہ سید محمود بغدادی فرماتے ہیں کہ یہ لفظ اس موقع پر بولا جاتا ہے جب عرب کے لوگ سونے کو آگ میں ڈال کر اسے میل کچیل اور گندگی سے صاف کرلیتے ہیں تب کہتے ہیں اِمۡتَحَنۡتُ الذَّهَبَ بِالنَّارِ ہم نے سونے کو خالص کرلیا۔ تو محاورۂ عرب پر قرآن نازل ہوا لہٰذا مفسرین لکھتے ہیں کہ اِمۡتَحَنَ قُلُوۡبَهُمۡ کے معنیٰ ہیں کہ ہم نے ان کے دلوں کو اپنے لیے خالص کرلیا۔[۱۲] اللہ جس کے دل کو اپنے لیے خالص کرلے گا اس میں کون ملاوٹ کرسکتا ہے؟ ساری دنیا اس کو اللہ سے نہیں چھین سکتی۔

جب محمد علی کلے کی گود سے اس کا بیٹا کوئی نہیں چھین سکتا بوجہ اس کی طاقت کے۔ محمد علی کلے جس کے ابّا ہیں وہ بیٹا ناز کرتا ہے کہ اگر ابّا ہمیں گود میں لے لیں تو پوری دنیا میں کسی کی طاقت نہیں کہ وہ ہم کو ان سے چھین لے۔ محمد علی کے بیٹے کو یہ ناز کیوں ہے؟ کیوں کہ جانتا ہے کہ میرا ابّا بین الاقوامی طاقت والا باکسر ہے، کسی کی ہمت نہیں ہے کہ اس سے لڑسکے۔ تو جس کو اپنے اللہ پر یقین ہے کہ اللہ سے بڑھ کر کسی کی طاقت نہیں، وہ دو رکعات صلوٰۃ الحاجت پڑھ کر اللہ سے دعا کیوں نہیں کرتا کہ اے میرے طاقت والے ربّا! آپ ہم کو اپنی حفاظت کی گود میں قبول کرلیجیے تاکہ نفس و شیطان اور ساری کائنات ہم کو آپ سے نہ چھین سکے، ہمارے دست و بازو تو کمزور ہیں، خُلِقَ الۡاِنۡسَانُ ضَعِيۡفًا[۱۳] ہم تو کمزور ہیں لیکن ہمارا رب کمزور نہیں ہے۔

دشمن اگر قوی است نگہبان قوی تر است

عمل برائے عطائے ہمتِ تقویٰ

آج دو رکعات صلوٰۃ الحاجت پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کیجیے کہ یا اللہ! آپ طاقت والے ہیں، ہمارے ربّا ہیں، اگر بچہ طاقت والے ابّا پر ناز کرسکتا ہے تو بندے ربّا پر ناز کرسکتے ہیں

[۱۲] روح المعانی: ۱۳۸/۱۶، الحجرٰت (۳) دار احیاء التراث، بیروت، ذکرہ بلفظ وھو استعارۃ من امتحان الذھب واذابتہ لیخلص ابریزہ من خبثہ وینقی

[۱۳] النسآء: ۲۸

جو ابّا کو بھی پیدا کرتا ہے۔ ابّا کون دیتا ہے؟ ربّا ہی تو دیتا ہے۔ تو اپنے ربّا سے کہو کہ جب ایک طاقت والے ابّا پر بیٹا ناز کرتا ہے کہ ہمارے ابّا سے ہمیں کوئی نہیں چھین سکتا، تو اللہ کی طاقت سے بڑھ کر کس کی طاقت ہے؟ نفس و شیطان کی طاقت اللہ کی طاقت کے مقابلے میں کیا ہے۔ لٰہذا خدا سے خصوصی دعا کرو کہ اے خدا! ہم کو اپنی طاقت کی حفاظت میں قبول کر لیجیے اور نفس و شیطان سے چھڑا لیجیے اور اپنی رحمت اور حفاظت کی گود میں پناہ دے دیجیے، اس کے بعد ہمیں کوئی فکر نہیں ہے۔

روح کی طاقت کے صحیح استعمال کے مواقع

اس مضمون کو مولانا رومی رحمۃ اللہ علیہ اس شعر میں پیش کرتے ہیں ؎

گر ہزاراں دام باشد در قدم
چوں تو با مائی نباشد ہیچ غم

ہمارے ہر قدم پر ہزاروں گناہوں کے جال ہیں۔ جس طرح مچھلی جال میں پھنستی ہے اسی طرح گناہوں کے جال سینما، وی سی آر، ٹی وی، بے پردہ عورتیں اور حرام چیزیں ہر طرف ہیں۔ صوفی ذکر کرتا ہے، دعاؤں میں روتا ہے لیکن جب راستے میں کوئی حسین سامنے آجائے، کوئی بے پردہ لڑکی آجائے وہاں تہجد اشراق، ذکر و تلاوت اور رونا سب بھول گئے، تقویٰ کی طاقت کو استعمال نہیں کیا۔ اگر ذکر و تلاوت اور عبادت سے حاصل ہونی والی روحانی طاقت کو یہاں استعمال کریں تب آپ نے ذکر کا صحیح حق ادا کیا، عبادت کرکے روح کو تو طاقت ور بنالیا لیکن جب اس طاقت کو استعمال کرنے کا موقع آیا مثلاً بے پردہ عورتیں سامنے آگئیں وہاں نظر نہیں بچا رہے ہیں۔ تو یہ وہ پہلوان ہے جو دودھ بادام کھا کر بدن بنا رہا ہے مگر کشتی لڑنے کے لیے تیار نہیں ہے۔ آپ اس کو بزدل کہیں گے کہ اس کا کھلانا پلانا سب بے کار ہے یا ایسے پہلوان کی تعریف کریں گے۔ یہی حال اس شخص کا ہے جو روحانی طاقت کو نفس و شیطان کے مقابلے میں استعمال نہیں کرتا، سینما ہالوں سے، بے پردہ عورتیں سے بچنے میں استعمال نہیں کرتا۔ اگر بھابھی سامنے آجائے تو نگاہ نیچی کرلو، جن جن سے شریعت میں پردے کا حکم ہے ان سے شرعی پردہ کرو، نگاہ نیچی کرکے بات کرو، بھابھی لاکھ کہے کہ آج کیا ہوگیا، پہلے تو

خوب ہنسی مذاق کرتے تھے، یہ پردہ کرنا کہاں سے آگیا، کیا ڈھالکہ نگر کی خانقاہ کے کسی مُلّا کا سایہ پڑ گیا؟ تم کو کس نے مُلّا بنادیا۔ ان سے کہو کہ یہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ جہاں گناہ سے بچنے کا موقع ہو وہاں روحانی طاقت کو استعمال کیا جائے۔

گناہوں سے بچنے کے نسخے

اگر کوئی گناہ سے نہیں بچتا تو اس نے اللہ کے ذکر کا حق ادا نہیں کیا، جو شخص گناہ سے نہیں بچتا، ذکر تو خوب کرتا ہے لیکن اللہ کی یاد سے جو طاقت حاصل ہوئی ہے اس کو استعمال نہیں کرتا، روحانی طاقت کے استعمال کا موقع نفس وشیطان کا مقابلہ ہے، لیکن اگر اس مقابلے میں آپ چت ہوگئے، نفس کا ساتھ دے دیا، ہار گئے تو پھر اس لڑائی میں جیتنے کے لیے ایک دعا سن لیجیے، یہ بخاری شریف کی دعا ہے۔ بعض لوگوں نے مجھ سے سوال کیا کہ گناہ سے بچنے کے لیے کوئی دعا بتادیجیے، تو ایک دعا سن لیجیے:

اَللّٰھُمَّ اَلْھِمْنِیْ رُشْدِیْ وَاَعِذْنِیْ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ [۱۴]

یہ دعا ترمذی شریف میں موجود ہے۔ اب اس کا ترجمہ سن لیجیے، اے اللہ! جن باتوں سے آپ خوش ہوتے ہیں وہ ہمارے دل میں ڈال دیجیے، ہدایت کے راستوں کو ہمارے دل میں ڈال دیجیے، رُشد کے معنیٰ ہیں ہدایت یعنی اللہ کی رضا کا راستہ کہ اے اللہ! جن باتوں سے آپ خوش ہوتے ہیں، ہدایت کی ان راہوں کو میرے دل میں ڈال دیجیے، الہام کردیجیے، وَاَعِذْنِیْ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ اور میرے نفس کے شر سے بھی مجھے بچایئے۔ کبھی آدمی جانتا بھی ہے کہ عورت کو دیکھنا گناہ ہے، جانتا ہے کہ بے داڑھی مونچھ کے لڑکوں کو بری نظر سے دیکھنا حرام ہے لیکن جانتا تو ہے مگر مانتا نہیں ہے، یہ نفس کی شرارت ہے یا نہیں؟ لہٰذا نفس کی شرارت سے اللہ کی پناہ مانگو، وَاَعِذْنِیْ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ اور مجھ کو میرے نفس کے شر سے بچایئے یعنی آپ نے جو علم دیا اس پر عمل بھی نصیب فرمایئے۔ یہ نفس کے شر سے بچنے کی دعا ہے۔ ایک تو یہ دعا کرلیں۔

دوسرا ہر نماز کے بعد سات مرتبہ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ پڑھ لیں۔ حدیث

---

[۱۴] جامع الترمذی: ۱۸۶/۲، باب ما جاء فی جامع الدعوات، ایچ ایم سعید

میں وعدہ ہے کہ اس کلمے کے پڑھنے سے نیک کام کرنے کی اور برے کام سے بچنے کی توفیق عطا ہوگی۔ اللہ کی طرف سے توفیق کا خزانہ عطا ہوگا۔ لہٰذا لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللہِ سات مرتبہ ہر نماز کے بعد پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کر لیجیے کہ اے خدا اس کی برکت سے نیک عمل کرنے کی اور برے کاموں سے بچنے کی توفیق کا خزانہ بخشش کر دیجیے۔

یہ دو عمل ہو گئے۔ گناہوں سے بچنے کا تیسرا نسخہ یہ ہے کہ تھوڑی دیر بیٹھ کر موت کا مراقبہ کیجیے کہ میں مر گیا ہوں، جنازہ کفن میں لپیٹا جا رہا ہے، قبر میں اتارا جا رہا ہوں، لوگ مٹی ڈال رہے ہیں، کئی من مٹی ڈال کر سب چلے گئے، آپ اکیلے پڑے ہیں اور اللہ تعالیٰ پوچھ رہے ہیں کہ نامحرم عورتوں کو کیوں دیکھتے تھے؟ اب ان آنکھوں کا تماشا دیکھو کہ ان کے ساتھ کیا ہو رہا ہے۔ بہت سے کیڑے آنکھوں کو نکال کر اس سے کھیل رہے ہیں، قبر میں ان کی کرکٹ ہو رہی ہے، ہماری آنکھوں کا کرکٹ میچ ہو گا، کیڑے آنکھیں لے کر بھاگ رہے ہیں، گالوں کو نکال کر بھاگ رہے ہیں۔ اسی لیے کہتا ہوں کہ ان گالوں پر کیڑوں کا حملہ ہونے والا ہے، یہ گال ہمیشہ سلامت رہنے والے نہیں ہیں، لہٰذا جلدی سے ان پر سنّت کا باغ لگا کر اللہ سے انعام لے لو۔ دفن ہونے کے بعد جوان سے جوان آدمی کے گال کیڑے کھا جائیں گے، بال لے کر اِدھر اُدھر بھاگ رہے ہوں گے، قبروں میں عجیب تماشا ہوتا ہے۔

مشکوٰۃ کی اردو شرح "مظاہر حق" میں لکھا ہے کہ سردیوں میں تین دن کے بعد اور گرمیوں میں چوبیس گھنٹے کے بعد قبر کھود کر دیکھ لو، لاش گل سڑ جاتی ہے۔ اور قبروں میں باقاعدہ کرکٹ ہوتی ہے، کیڑے آنکھوں کو لے کر دوڑتے ہیں، پورب سے پچھم، اتر سے دکھن، آنکھ لے کر بھاگ رہے ہیں، گال لے کر بھاگ رہے ہیں، کوئی بال لے کر بھاگ رہا ہے، کوئی ہونٹ لے کر بھاگ رہا ہے۔ قبروں میں یہ تماشا ہونے والا ہے۔ اور یہ مراقبہ بھی کرو کہ دوزخ سامنے ہے، اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرما رہے ہیں کہ اس نالائق کو دوزخ میں ڈال دو کیوں کہ یہ عورتوں کو بری نظر سے دیکھتا تھا، حسین خوبصورت لڑکوں کو بری نظر سے دیکھتا تھا، لہٰذا اسے دوزخ میں ڈال دو، اس کا علاج دوزخ میں ہو گا۔ تو گناہوں سے بچنے کا یہ علاج ہو گیا، دو وظیفے اور تیسرا مراقبہ۔

اور چوتھا علاج ہے کہ گناہ چھوڑنے کا ارادہ کرو، ہمت کرو، اگر آپ ارادہ نہ کریں تو

مسجد سے گھر تک نہیں جاسکتے، کیوں صاحب اگر آپ ارادہ نہ کریں، پاؤں نہ اٹھائیں تورات بھر یہیں رہیں گے، لہٰذا گناہ چھوڑنے کا ارادہ کرو، ہمت کرو۔

یہ کمالاتِ اشرفیہ میں لکھا ہے، حکیم الامت کے الفاظ ہیں کہ گناہ چھوڑنے کے تین جز ہیں کہ خود ہمت کرو کہ آنکھوں سے اللہ کو ناراض نہیں کریں گے، آج سے بھابھی کو نہیں دیکھیں گے، آج سے کسی غیر محرم عورت کو نہیں دیکھیں گے چاہے کتنی ہی خوبصورت ہو۔ اور دیکھنے سے وہ ملے گی بھی نہیں، اسی لیے بدنظری بے وقوفی کا گناہ ہے۔ اور جب کبھی نظر بچاؤ اس وقت اللہ تعالیٰ سے سودا کرلو کہ اے خدا! یہ آپ کا حکم تھا، میں نے اسے آپ کی توفیق سے مان لیا، آپ نے وعدہ کیا ہے کہ جو نگاہ بچائے گا ہم اس کو ایمان کی مٹھاس، اپنی محبت کا درد عطا کریں گے، آپ اپنی محبت کا درد ہمارے سینے کو عطا کردیجیے، آپ کی دی ہوئی توفیق سے ہم نے آپ کے حکم پر عمل کرلیا، اے اللہ اب ہم آپ سے اپنے حق میں آپ کے نبی کی بشارت مانگتے ہیں۔ ان شاء اللہ اس دعا کی برکت سے اللہ کی محبت کا وہ درد جو اولیاء اللہ کو عطا ہوتا ہے وہ عطا ہوجائے گا۔

توحکیم الامت حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی گناہوں سے بچنے کے تین نسخے بیان فرمائے ہیں:

نمبر ۱۔ گناہوں سے بچنے کی خود ہمت اور کوشش کرو۔

نمبر ۲۔ اللہ سے ہمت اور بخشش کی بھیک مانگو کہ اے اللہ! گناہوں کو چھوڑنے کی ہمت دے دے۔

نمبر ۳۔ خاصان خدا سے ہمت کی دعا کراؤ۔ اپنے مرشد کو لکھو کہ آپ دعا کیجیے کہ ہمیں گناہ چھوڑنے کی ہمت ہوجائے۔ یہ تین کام کرلو، ان شااللہ تعالیٰ پھر دیکھو کہ کیسے غیب سے انتظام ہوتا ہے۔

یہ توحکیم الامت کے تین نسخے تھے۔ اسی سلسلے میں حکیم الامت کے اس خادم نے بھی گناہوں سے بچنے کے لیے چار نسخے بیان کیے تھے دو وظیفے تھے، تیسرا مراقبہ تھا، چوتھا گناہوں سے بچنے کی ہمت و ارادہ کرنا تھا۔ اب پانچواں نمبر ہے کہ روزانہ دو رکعات صلوٰۃ التوبہ پڑھو اور اللہ سے

عرض کرو کہ یا اللہ! جب سے بالغ ہوا ہوں اس وقت سے لے کر آج تک میری آنکھوں کے، کانوں کے، جسم کے، دل کے، ظاہر کے، باطن کے تمام گناہوں کو معاف کر دیجیے اور مخلوق کے حقوق میں جو کوتاہی ہوئی ہو کسی کی غیبت کی ہو، کسی کو ستایا ہو تو آپ میرے صبح وشام تینوں قل پڑھنے کے عمل کو قبول کر کے اس کا ثواب ان لوگوں کو بخش دیجیے جن کی ہم نے غیبت کی ہو، ستایا ہو یا کچھ اور نقصان پہنچایا ہو، آپ قیامت کے دن ان کے نامہ اعمال میں ثواب لکھ دیجیے اور ہمیں ان لوگوں کو ہم سے راضی اور خوش کر دیجیے۔ بس اجمالی طور پر یہ دعا کر لیجیے کیوں کہ آپ کہاں تک یاد کریں گے کہ پچاس سال پہلے کس کس کی غیبت کی تھی۔

اللہ تعالیٰ کی شانِ عطاو کرم

مرقاۃ شرح مشکوٰۃ میں ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ آپ کو بخشنے کا ارادہ کرلیں گے کہ اِنَّ اللّٰہَ اِذَا رَضِیَ عَنْ عَبْدِہٖ وَقَبِلَ تَوْبَتَہٗ اللہ اپنے جس بندے سے خوش ہو جائیں گے اور اس کی توبہ قبول کرلیں گے تو اَرْضٰی عَنْہُ خُصُوْمَہٗ اللہ اس کے فریقوں کو جن کو اس نے ستایا ہے، ان مظلومین کو، اہل فریق کو راضی کر دے گا وَرَدَّ مَظَالِمَہٗ [۱۵] اور اللہ ان پر ہونے والے ظلم کے بدلے خود ان کو اجر عطا کرے گا۔ یہ بات محدثین نے اس حدیث کی شرح میں لکھی ہے کہ ایک آدمی نے سو قتل کر دیے، اس سے کہا گیا کہ نیکوں کی بستی میں جاؤ، وہاں توبہ قبول ہوگی۔ دیکھا آپ نے صالحین کا اور اولیاء اللہ کا مقام، اللہ والے جس زمین پر رہتے ہیں اس مٹی کو اللہ یہ عزت دے رہا ہے کہ قاتل سے کہا جا رہا ہے کہ تمہارے سو قتل کا گناہ اس وقت معاف ہو گا جب تم اللہ والوں کی بستی میں جاؤ اور اس زمین پر توبہ کرو جہاں اللہ والے بندے رہتے ہیں، جہاں خدا کے خاص بندے رہتے ہیں، اس مٹی کو اللہ نے یہ عزت دی۔ یہ بخاری شریف کی حدیث ہے۔

دیکھا آپ نے کہ اللہ والوں کو اللہ کتنی عزت دیتا ہے، اللہ والوں کی عزت کو ہم کیا سمجھیں گے، جس زمین پر اللہ والے رہتے ہیں، اس مٹی کو خدا یہ عزت دے رہا ہے کہ سو قتل

[۱۵] مرقاۃ المفاتیح: ۵/۲۳۹، باب الاستغفار والتوبۃ، دار الکتب العلمیۃ، بیروت

کرنے والے کی معافی کا اعلان ہو رہا ہے۔ بخاری کی روایت ہے کہ جب وہ اللہ والوں کی بستی کی طرف توبہ کرنے کے ارادے سے چلا تو راستے میں اسے موت آگئی۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی روح لانے والے فرشتوں سے کہا کہ زمین کی پیمائش کرو، اگر اس کا فاصلہ صالحین کی بستی سے قریب ہے تو جنت والے فرشتے اس کی روح لائیں گے ورنہ جہنم میں لے جانے والے فرشتے اس کی روح لائیں گے، جب فرشتے زمین کی پیمائش کرنے لگے تو اللہ تعالیٰ نے زمین کو حکم دیا کہ وہ صالحین کی بستی سے قریب ہو جائے حالاں کہ وہ زمین دور تھی لیکن اللہ نے اپنے فضل اور رحمت سے قریب کر دیا۔

حسن کا انتظام ہوتا ہے
عشق کا یوں ہی نام ہوتا ہے

تھوڑا سا عشق دِکھا دو، حسن خود سارا کام کر دیتا ہے، اللہ تعالیٰ نے سارا کام بنا دیا یا نہیں؟ حالاں کہ نیکوں کی بستی دور تھی لیکن اس کی زمین کو قریب کر دیا اور گناہ والی بستی کو دور کر دیا اور اس کی بخشش ہوگئی۔ اللہ تعالیٰ نے اللہ والوں کے رہنے والی زمین کی مٹی میں یہ اثر رکھ دیا، لہٰذا اللہ والوں سے دعا کرائیں، ان سے دعا لیں۔ دو رکعات صلوٰۃ التوبہ پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے کہیں کہ اے خدا! جب سے بالغ ہوا ہوں اس وقت سے آج تک کے تمام گناہ جو آپ کے حقوق میں ہیں ان سب کو معاف فرما دیجیے اور جو گناہ مخلوق کے حقوق میں ہیں اس کے لیے میں تینوں قل پڑھ کر اس کا ثواب ان کو بخشتا ہوں، اگر یاد ہو تو جا کر ان سے معافی مانگ لو۔

غیبت کے گناہ کا کفارہ

جن کے بارے میں آپ کو یقین ہے کہ میں نے فلاں فلاں کی غیبت کی تھی اور ان کو اطلاع بھی ہوگئی تو ان سے معافی مانگ لو۔ غیبت کی معافی تب واجب ہوتی ہے جب اس کو اطلاع بھی ہو جائے جس کی غیبت کی گئی تھی، اگر اس کو خبر نہیں ہے تو معافی مانگنا واجب نہیں ہے، آپ ویسے ہی اس کو ثواب بخش دیں۔ مگر جن کے سامنے اس کی غیبت کی تھی ان سے تردید کر دیں کہ میں نے فلاں کی جو غیبت کی تھی اس میں یہ باتیں غلط تھیں، میں نے جو حماقت اور نالائقی کی اس سے توبہ کرتا ہوں۔ بہر حال اس آدمی سے معافی مانگنا ضروری نہیں

ہے، اس سے معافی مانگنا تب ضروری ہو گا جب اس کو غیبت کی خبر بھی ہو جائے۔ حکیم الامت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ غیبت حق الجار تب بنتا ہے جب اس کو بھی پتا چل جائے، کیوں کہ پتا چل گیا تب ہی تو اذیت پہنچی اور جب اس کو خبر ہی نہیں تو اب کیوں جارہے ہو خوامخواہ اس کا دل خراب کرنے۔ اگر کوئی آپ سے کہے کہ صاحب معاف کرنا میں نے آپ کی غیبت کی تھی تو آپ کو کتنا برا لگے گا، ہو سکتا ہے کہ اس سے تعلقات میں بھی فرق آجائے۔

مخلوق سے مالی معاملات درست کرلیں

میں عرض کر رہا تھا کہ دو رکعات صلوٰۃ التوبہ پڑھ کر کہو کہ یااللہ! جب سے بالغ ہوا ہوں اس وقت سے لے کر آج تک اپنے حق کی معافی دے دیجیے اور اپنے بندوں کے حق کی تلافی کروادیجیے، میرے نفل اعمال کا ثواب انہیں بخش دیجیے۔ اور کچھ روپے خیرات کر کے اس کا ثواب بھی بخش دو کہ یااللہ! جن جن کو ہم نے ستایا ہو آج سو روپیہ یا سو ٹکا جو صدقہ کیا ہے اس کو قبول فرما کر اس کا ثواب ان کو دے دیجیے جن کی ہم نے غیبت کی ہو، ستایا ہو، برا بھلا کہہ دیا ہو، ہاتھ سے مار دیا ہو، یا کبھی بچپن میں ان کا ایک آدھ ٹکا چرالیا ہو۔ جب لڑکے اسکول یا مدرسے میں پڑھتے ہیں اور دوپہر کو درمیان میں چھٹی ہوتی ہے تو کسی کی دوات، کسی کی کاپی، کسی کا قلم بغل میں دبا کر چل دیے، میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔ تو ہو سکتا ہے کسی نے اپنے بچپن کے زمانے میں کوئی ایسی حرکت کرلی ہو، بچپن میں کسی کی کاپی وغیرہ چرالی ہو، تو اسی طرح اس کو بھی اس صدقے کا ثواب بخش دو۔ اس کے بعد دو رکعات صلوٰۃ الحاجت پڑھو اور اللہ تعالیٰ سے خوب مانگو، دیر تک مانگو، ایسا مانگو کہ جب آپ کا ہاتھ اٹھے تو اٹھا ہی رہے، لوگ سمجھیں کہ شاید اب یہ مانگتے مانگتے جان ہی دے دے گا۔

اکابر کی دعا مانگنے کی عاشقانہ ادائیں

جس وقت بندے کا ہاتھ دعا کے لیے اٹھتا ہے اس وقت ساری کائنات اس کے ہاتھوں کے نیچے ہوتی ہے کیوں کہ دعا مانگنے والے کا ہاتھ اللہ کے سامنے ہوتا ہے لہٰذا ساتوں آسمان و زمین سب اس سے نیچے ہو جاتے ہیں کیوں کہ اس کا ہاتھ خدا کے سامنے ہے، اس

کے سامنے اللہ ہے لہٰذا ساری کائنات، سارا عالم، زمین و آسمان سب اس کے ہاتھوں کے نیچے ہوتے ہیں، دعا مانگنے سے اتنا اونچا مقام ملتا ہے۔ یہ بات ڈاکٹر عبد الحی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمائی، میں نے خود اپنے کانوں سے سنی کہ جب بندہ دعا مانگتا ہے تو ساری کائنات اس کے ہاتھوں کے نیچے ہو جاتی ہے۔

اور ایک مجذوب نے تو عجیب دعا مانگی، پشاور کے حکیم امیر احمد ہیں، وہ دعا میں یوں کہتے ہیں کہ اے میرے اللہ میرے چھوٹے چھوٹے ہاتھ ہیں جو آپ ہی نے تو بنائے ہیں، آپ کے بنائے ہوئے ہاتھ آپ کے حضور میں اٹھے ہوئے ہیں، ان کو محروم واپس نہ کیجیے، ان چھوٹے چھوٹے ہاتھوں میں اپنے بڑے بڑے ہاتھوں سے دے دیجیے۔ مجذوبوں کی دعا کیا پیاری ہوتی ہے، اسی لیے تو مجذوبوں پر بڑا پیار آتا ہے۔ یہ مجذوب بھی یارب! یارب! یارب! کے نعرے لگاتا رہتا ہے، مجھے خط لکھتا ہے تو اس میں بھی دو سطریں ''یارب'' کی ہوتی ہیں۔

تو دو رکعات صلوٰۃ الحاجت پڑھ کر سب کچھ مانگنے کے بعد آخر میں اللہ سے اللہ تعالیٰ کو مانگ لو کہ اے اللہ! ہم آپ سے آپ کو مانگتے ہیں کہ آپ ہم سے خوش ہو جائیے، اپنی ناراضگی کو ہم سے اٹھا لیجیے، ہم سے راضی اور خوش ہو جائیے اور ہمیں اپنا بنا لیجیے۔ یا اللہ! نفس و شیطان یہ دو غنڈے ہم کو ستا رہے ہیں، یہ غنڈے ہم کو دبوچ لیتے ہیں اور ہمیں آپ کے قرب سے کھینچ کر گناہوں میں لے جاتے ہیں، آپ سے دور کرتے ہیں، اے خدا! اگر کوئی بیٹا اپنے باپ سے درخواست کرے کہ ابّا دو غنڈے ہم کو پکڑے ہوئے ہیں جو آپ کے پاس ہم کو نہیں آنے دیتے تو باپ اسے بچانے میں اپنی پوری طاقت خرچ کر دیتا ہے، یا اللہ آپ ہمارے ربّا ہیں، کیا آپ کی رحمت ابّا سے کم ہے، آپ اپنی رحمت سے ان دونوں غنڈوں سے ہم کو چھڑا کر اپنا بنا لیجیے، ان غنڈوں کے پنجوں سے نکال کر، نفس و شیطان کی غلامی سے نکال کر ہمیں سو فیصد اپنی فرماں برداری کے لیے قبول فرما لیجیے۔

آپ چند دن میری گزارشات پر عمل کر کے تو دیکھیں، بدنگاہی کا، عشق مجازی کا یا غیر اللہ سے محبت کرنے کا سو برس کا ناسور بھی اگر ہو گا تو دیکھنا کہ اللہ تعالیٰ کس طرح مدد بھیجتے ہیں، آپ کو حیرت ہو گی کہ میرا پاپی دل کیسے اللہ والا دل بنا جا رہا ہے۔ جب آپ کی دعا قبول ہو جائے گی تو اللہ تعالیٰ آپ کو نفس و شیطان کے دونوں غنڈوں سے چھڑا لیں گے،

ان شاء اللہ۔ یہ دونوں بڑے ظالم ہیں، انسان کے سخت دشمن ہیں۔

بس اللہ سے دعا کیجیے کہ یا اللہ جو بیمار ہیں ان کو شفاء عطا فرمائیں۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ،
اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ بِأَنَّ لَكَ الْحَمْدُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْمَنَّانُ بَدِيْعُ السَّمٰوَاتِ
وَالْاَرْضِ ذُو الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ يَا حَیُّ يَا قَيُّوْمُ وَ بِحَقِّ اَنْتَ اللّٰهُ
لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِیْ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ
اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ مَلِيْكٌ مُّقْتَدِرٌ مَّا تَشَآءُ مِنْ اَمْرٍ يَّكُوْنُ اَسْعِدْنَا فِی الدَّارَيْنِ
وَكُنْ لَّنَا وَلَا تَكُنْ عَلَيْنَا وَانْصُرْ عَلٰی مَنْ بَغٰی عَلَيْنَا وَاَعِذْنَا مِنْ
هَمِّ الدَّيْنِ وَقَهْرِ الرِّجَالِ وَشَمَاتَةِ الْاَعْدَآءِ
وَسَلِّمْ يَا رَبِّیْ عَلٰی نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَبِحَقِّ الٓمّٓ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَيُّوْمُ وَبِحَقِّ
اَللّٰهُمَّ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ لَّا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ وَبِحَقِّ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ
اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ يَا اللّٰهُ! يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ! يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ
بِرَحْمَتِكَ الْوَاسِعَةِ

اپنی رحمتِ واسعہ کے صدقے میں اور رحمۃ للعالمین ہونے کے صدقے میں نفس وشیطان کے دو غنڈے جو ہم کو دبوچے ہوئے ہیں ان سے ہمیں چھڑالیں۔ یا اللہ! ہم جس جس گناہ میں مبتلا ہیں کسی کو جھوٹ بولنے کی عادت ہے، کسی کو بد نگاہی کی عادت ہے، کسی کے دل میں تکبر اور بڑائی ہے، کسی کے دل میں عورتوں کا عشق و محبت ہے، جس کو جو جسمانی یا روحانی بیماری ہے آپ اپنی رحمت سے اور جتنے اسم اعظم پڑھے ہیں یا اللہ! ان کی برکتوں سے اور ہمارے اکابر کی برکتوں سے جن کے دامن ہم نے پکڑے ہیں، ہم سب کو جسمانی وروحانی بیماریوں سے شفاء عطا فرمائیے۔

یا اللہ! نفس و شیطان کے دست وبازو سے چھڑا کر آپ اپنے دست وبازو کی طاقتوں کے ساتھ ہماری حفاظت کو قبول فرمالیجیے۔ یا اللہ! اپنی رحمت سے اپنی حفاظت کا تالا ہمارے اوپر

لگادیجیے، آپ کے تالے پر کون مخلوق ہے جو کنجی لگاسکے۔ یا اللہ! آپ ہمیں اپنی رحمت کی حفاظت میں قبول فرمالیجیے۔ یا اللہ! ہم سب کو اپنی خصوصی حفاظت میں قبول فرمالیجیے اور ہم سب کو اپنا بنالیجیے، نفس و شیطان سے چھڑا کر سو فیصد اپنا بنالیجیے اور اولیائے صدیقین کا جو آخری مقام ولایت ہے ہم سب کو اس مقام تک اپنی رحمت سے، اپنے کریم ہونے کے صدقے میں پہنچادیجیے۔ اور ہماری دنیا بھی عافیت کی بنایئے اور آخرت بھی بنایئے۔

اَلْعَافِیَۃُ وَالْکَفَافُ یعنی عافیت اور غیر محتاجی اور عافیت کے معنیٰ ہیں اَلسَّلَامَۃُ فِی الدِّیْنِ مِنَ الْفِتْنَۃِ وَالسَّلَامَۃُ فِی الْبَدَنِ مِنْ سَیِّیِٔ الْاَسْقَامِ وَالْمِحْنَۃِ[۱۶] آپ سے ہم عَفْو بھی مانگتے ہیں اور عَافِیَت بھی مانگتے ہیں اور مُعَافَاۃ بھی مانگتے ہیں دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی۔ یہ تین چیزیں ہیں، عَفْو، عَافِیَت اور مُعَافَاۃ مُلّا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے مرقاۃ شرح مشکوٰۃ میں عَفْو کے معنیٰ لکھے ہیں مَحْوُ الذُّنُوْبِ وَ سَتْرُ الْعُیُوْبِ کہ اے اللہ ہمارے گناہوں کو معاف کردے اور اس پر ستاری کا پردہ ڈال دے۔ اور عَافِیَت کے معنیٰ لکھے ہیں اَلسَّلَامَۃُ فِی الدِّیْنِ مِنَ الْفِتْنَۃِ وَالسَّلَامَۃُ فِی الْبَدَنِ مِنْ سَیِّیِٔ الْاَسْقَامِ وَالْمِحْنَۃِ اے اللہ ہمارے دین کو سلامت رکھیے تمام گناہوں سے اور ہر فتنے سے اور ہمارے بدن میں سلامتی نازل کیجیے، ہمیں بری بیماریوں سے اور سخت تکالیف سے بچایئے۔ اور مُعَافَاۃ کے معنیٰ لکھے ہیں اَنْ یُّعَافِیَنَا اللہُ مِنَ النَّاسِ اللہ! ہم سب کو عافیت دے لوگوں سے اور مخلوق کو عافیت دے دیجیے ہمارے شر سے۔ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دوجہاں کے لیے اللہ تعالیٰ سے عَفْو، عَافِیَت اور مُعَافَاۃ کی تین نعمتیں مانگی ہیں کہ اے اللہ! ہم کو عَفْو، عَافِیَت اور مُعَافَاۃ تینوں نعمتیں بمع اس شرح کے عطا فرمادیں جو مرقاۃ میں محدث کبیر و عظیم حضرت مُلّا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کی ہیں، اپنے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ مبارک کو مع اس کی شرح کے ہم سب کے حق میں قبول فرمالیجیے، آمین۔

وَصَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ

بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ

---

[۱۶] مرقاۃ المفاتیح: ۳۹۶/۵، باب جامع الدعاء من کتاب الدعوات، دار الکتب العلمیۃ، بیروت

اس وعظ سے کامل نفع حاصل کرنے کے لیے یہ دستور العمل کیمیا اثر رکھتا ہے

دستور العمل

حکیم الامت مجدد الملت حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی رحمۃ اللہ علیہ

وہ دستور العمل جو دل پر سے پردے اٹھاتا ہے، جس کے چند اجزاء ہیں، ایک تو کتابیں دیکھنا یا سننا۔ دوسرے مسائل دریافت کرتے رہنا۔ تیسرے اہل اللہ کے پاس آنا جانا اور اگر ان کی خدمت میں آمد ورفت نہ ہوسکے تو بجائے ان کی صحبت کے ایسے بزرگوں کی حکایات وملفوظات ہی کا مطالعہ کرو یا سن لیا کرو اور اگر تھوڑی دیر ذکر اللہ بھی کر لیا کرو تو یہ اصلاحِ قلب میں بہت ہی معین ہے اور اسی ذکر کے وقت میں سے کچھ وقت محاسبہ کے لیے نکال لو جس میں اپنے نفس سے اس طرح باتیں کرو کہ:

”اے نفس! ایک دن دنیا سے جانا ہے۔ موت بھی آنے والی ہے۔ اُس وقت یہ سب مال و دولت یہیں رہ جائے گا۔ بیوی بچے سب تجھے چھوڑ دیں گے۔ اور اللہ تعالیٰ سے واسطہ پڑے گا۔ اگر تیرے پاس نیک اعمال زیادہ ہوئے تو بخشا جائے گا اور گناہ زیادہ ہوئے تو جہنم کا عذاب بھگتنا پڑے گا جو برداشت کے قابل نہیں ہے۔ اس لیے تو اپنے انجام کو سوچ اور آخرت کے لیے کچھ سامان کر۔ عمر بڑی قیمتی دولت ہے۔ اس کو فضول رائیگاں مت برباد کر۔ مرنے کے بعد تو اُس کی تمنا کرے گا کہ کاش! میں کچھ نیک عمل کر لوں جس سے مغفرت ہو جائے۔ مگر اس وقت تجھے یہ حسرت مفید نہ ہوگی۔ پس زندگی کو غنیمت سمجھ کر اس وقت اپنی مغفرت کا سامان کر لے۔“

❁ ❁ ❁ ❁

ولی اللہ بنانے والے چار اعمال

تعلیم فرمودہ

شیخ العرب والعجم عارف باللہ حضرتِ اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ

چار اعمال ایسے ہیں کہ جو ان پر عمل کرے گا مرنے سے پہلے ان شاء اللہ تعالیٰ ولی اللہ بن کر دنیا سے جائے گا، نفس پر جبر کرکے اللہ کو خوش کرنے کے لیے جو مندرجہ ذیل اعمال کرے گا اس کو پورے دین پر عمل کرنا آسان ہوجائے گا اور وہ اللہ کا ولی ہوجائے گا۔

۱) ایک مٹھی ڈاڑھی رکھنا

بخاری شریف کی حدیث ہے:

خَالِفُوا الْمُشْرِكِيْنَ وَفِّرُوا اللُّحٰى وَاحْفُوا الشَّوَارِبَ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا حَجَّ أَوِ اعْتَمَرَ قَبَضَ عَلٰى لِحْيَتِهٖ فَمَا فَضَلَ اَخَذَهٗ

ترجمہ: مشرکین کی مخالفت کرو ڈاڑھیوں کو بڑھاؤ اور مونچھوں کو کٹاؤ اور حضرت ابنِ عمر جب حج یا عمرہ کرتے تھے تو اپنی ڈاڑھی کو اپنی مٹھی میں پکڑ لیتے تھے پس جو مٹھی سے زائد ہوتی تھی اس کو کاٹ دیتے تھے۔

بخاری شریف کی دوسری حدیث ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اِنْهَكُوا الشَّوَارِبَ وَاعْفُوا اللُّحٰى

ترجمہ: مونچھوں کو خوب باریک کتراؤ اور ڈاڑھیوں کو بڑھاؤ۔

پس ایک مٹھی ڈاڑھی رکھنا واجب ہے۔ جس طرح وتر کی نماز واجب ہے، عید الفطر کی نماز واجب ہے، بقرہ عید کی نماز واجب ہے، اسی طرح ایک مٹھی ڈاڑھی رکھنا واجب ہے اور چاروں اماموں کا اس پر اجماع ہے، کسی امام کا اس میں اختلاف نہیں۔ علامہ شامی تحریر فرماتے ہیں:

اَمَّا اَخْذُ اللِّحْیَۃِ وَھِیَ مَادُوْنَ الْقَبْضَۃِ کَمَا یَفْعَلُہٗ بَعْضُ الْمَغَارِبَۃِ وَمُخَنَّثَۃُ الرِّجَالِ فَلَمْ یُبِحْہُ اَحَدٌ

ترجمہ: ڈاڑھی کا کترانا جبکہ وہ ایک مٹھی سے کم ہو جیسا کہ بعض اہل مغرب اور ہیجڑے لوگ کرتے ہیں کسی کے نزدیک جائز نہیں۔

حکیم الامت مجدد الملت حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی رحمۃ اللہ علیہ بہشتی زیور جلد ۱۱، صفحہ ۱۱۵ پر تحریر فرماتے ہیں کہ ڈاڑھی کا منڈانا یا ایک مٹھی سے کم پر کترانا دونوں حرام ہیں اور ڈاڑھی ڈاڑھ سے ہے اس لیے ٹھوڑی کے نیچے سے بھی ایک مٹھی ہونی چاہیے اور چہرہ کے دائیں اور بائیں طرف سے بھی ایک مٹھی ہونا چاہیے یعنی تینوں طرف سے ایک مٹھی ڈاڑھی رکھنا واجب ہے۔ بعض لوگ سامنے یعنی ٹھوڑی کے نیچے سے تو ایک مٹھی رکھ لیتے ہیں لیکن چہرہ کے دائیں اور بائیں طرف سے کترا دیتے ہیں خوب سمجھ لیں کہ ڈاڑھی تینوں طرف سے ایک مٹھی رکھنا واجب ہے اگر ایک طرف سے بھی ایک مٹھی سے چاول برابر کم یعنی ذرا سی بھی کم ہوگی تو ایسا کرنا حرام اور گناہ کبیرہ ہے۔

۲) ٹخنے کھلے رکھنا

پاجامہ، شلوار، لنگی، جبہ اور اوپر سے آنے والے ہر لباس سے ٹخنوں کو ڈھانپنا مردوں کے لیے حرام اور کبیرہ گناہ ہے۔ بخاری شریف کی حدیث ہے:

مَآ اَسْفَلَ مِنَ الْکَعْبَیْنِ مِنَ الْاِزَارِ فِی النَّارِ

ترجمہ: ازار (پاجامہ، لنگی، شلوار، کرتہ، عمامہ، چادر وغیرہ) سے ٹخنوں کا جو حصہ چھپے گا دوزخ میں جائے گا۔

معلوم ہوا کہ مردوں کے لیے ٹخنے چھپانا کبیرہ گناہ ہے کیوں کہ صغیرہ گناہ پر دوزخ کی وعید نہیں آتی۔

۳) نگاہوں کی حفاظت کرنا

اس معاملہ میں آج کل عام غفلت ہے۔ بدنظری کو لوگ گناہ ہی نہیں سمجھتے حالاں کہ

نگاہوں کی حفاظت کا حکم اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں دیا ہے:

قُلْ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ یَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِھِمْ

ترجمہ: اے نبی! آپ ایمان والوں سے کہہ دیجیے کہ اپنی بعض نگاہوں کی حفاظت کریں۔

یعنی نا محرم لڑکیوں اور عورتوں کو نہ دیکھیں۔ اسی طرح بے ڈاڑھی مونچھ والے لڑکوں کو نہ دیکھیں یا اگر ڈاڑھی مونچھ آ بھی گئی ہے لیکن ان کی طرف میلان ہوتا ہے تو ان کی طرف بھی دیکھنا حرام ہے۔ غرض اس کا معیار یہ ہے کہ جن شکلوں کی طرف دیکھنے سے نفس کو حرام مزہ آئے ایسی شکلوں کی طرف دیکھنا حرام ہے۔ حفاظتِ نظر اتنی اہم چیز ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں عورتوں کو الگ حکم دیا یَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِھِنَّ اپنی نگاہوں کی حفاظت کریں، جب کہ نماز روزہ اور دوسرے احکام میں عورتوں کو الگ سے حکم نہیں دیا گیا بلکہ مردوں کو حکم دیا گیا اور عورتیں تابع ہونے کی حیثیت سے ان احکام میں شامل ہیں۔

اور بخاری شریف کی حدیث ہے:

زِنَی الْعَیْنِ النَّظَرُ

ترجمہ: آنکھوں کا زنا ہے نظر بازی۔

نظر باز اور زناکار اللہ کی ولایت کا خواب بھی نہیں دیکھ سکتا جب تک کہ اس فعل سے سچی توبہ نہ کرے اور مشکوٰۃ شریف کی حدیث ہے:

لَعَنَ اللّٰہُ النَّاظِرَ وَالْمَنْظُوْرَ اِلَیْہِ

ترجمہ: اللہ تعالیٰ لعنت فرمائے بدنظری کرنے والے پر اور جو خود کو بدنظری کے لیے پیش کرے۔

پس ناظر اور منظور دونوں پر اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی بد دُعا فرمائی ہے۔ بزرگوں کی بد دعا سے ڈرنے والے سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی بد دعا سے ڈریں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی کے صدقے ہی میں بزرگی ملتی ہے۔ لہٰذا اگر کسی حسین پر نظر پڑ جائے تو فوراً ہٹا لو ایک لمحہ کو اس پر نہ رُکنے دو۔ پس قرآن پاک کی مندرجہ بالا آیات مبارکہ

اور احادیث مبارکہ کی روشنی میں بدنظری کرنے والے کو تین بُرے القاب ملتے ہیں:

۱)... اللہ ورسول کا نافرمان ۲)... آنکھوں کا زناکار ۳)... ملعون

۴) قلب کی حفاظت کرنا

نظر کی حفاظت کے ساتھ دل کی بھی حفاظت ضروری ہے۔ بعض لوگ نگاہِ چشمی کی تو حفاظت کر لیتے ہیں لیکن نگاہِ قلبی کی حفاظت نہیں کرتے یعنی آنکھوں کی تو حفاظت کر لیتے ہیں لیکن دل کی نگاہ کی حفاظت نہیں کرتے اور دل میں حسین شکلوں کا خیال لا کر حرام مزہ لیتے ہیں خوب سمجھ لیں کہ یہ بھی حرام ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں :

يَعْلَمُ خَآئِنَةَ الْاَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُوْرُ

ترجمہ: اللہ تعالیٰ تمہاری آنکھوں کی چوری کو اور تمہارے دلوں کے رازوں کو خوب جانتا ہے۔

ماضی کے گناہوں کے خیالات کا آنا بُرا نہیں لانا بُرا ہے۔ اگر گندا خیال آجائے تو اس پر کوئی مؤاخذہ نہیں لیکن خیال آنے کے بعد اس میں مشغول ہوجانا یا پرانے گناہوں کو یاد کر کے اس سے مزہ لینا یا آیندہ گناہوں کی اسکیمیں بنانا یا حسینوں کا خیال دل میں لانا یہ سب حرام ہے اور اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا سبب ہے۔ اللہ تعالیٰ حفاظت فرمائیں اور ان حرام کاموں سے بچائیں جس کی برکت سے ان شاء اللہ تعالیٰ تمام گناہوں سے بچنا آسان ہوجائے گا۔

مذکورہ بالا اعمال پر توفیق کے لیے چار تسبیحات

مذکورہ بالا چار حرام کاموں سے بچنے کے لیے مندرجہ ذیل چار وظائف ہیں جن کے پڑھنے سے روح میں طاقت آئے گی اور جب روح طاقت ور ہوجائے گی تو گناہوں سے بچنا آسان ہوجائے گا۔ ایک تسبیح (۱۰۰ بار) لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ پڑھیں۔ ایک تسبیح (۱۰۰ بار) اَللّٰه اَللّٰه پڑھیں۔ ایک تسبیح (۱۰۰ بار) استغفار کی پڑھیں۔ ایک تسبیح دُرود شریف کی (۱۰۰ بار)۔

❁❁❁❁

اصلاح کا آسان نسخہ

حکیم الامت مجدد الملت حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی رحمۃ اللہ علیہ

دو رکعت نفل نماز توبہ کی نیت سے پڑھ کر یہ دعا مانگو کہ

اے اللہ! میں آپ کا سخت نافرمان بندہ ہوں۔ میں فرماں برداری کا ارادہ کرتا ہوں مگر میرے ارادے سے کچھ نہیں ہوتا اور آپ کے ارادے سے سب کچھ ہو سکتا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ میری اصلاح ہو مگر ہمت نہیں ہوتی۔ آپ ہی کے اختیار میں ہے میری اصلاح۔ اے اللہ! میں سخت نالائق ہوں، سخت خبیث ہوں، سخت گناہ گار ہوں، میں تو عاجز ہو رہا ہوں، آپ ہی میری مدد فرمائیے۔ میرا قلب ضعیف ہے۔ گناہوں سے بچنے کی قوت نہیں ہے، آپ ہی قوت دیجیے۔ میرے پاس کوئی سامانِ نجات نہیں، آپ ہی غیب سے میری نجات کا سامان پیدا کر دیجیے۔ اے اللہ! جو گناہ میں نے اب تک کیے ہیں، انہیں آپ اپنی رحمت سے معاف فرمائیے۔ گو میں یہ نہیں کہتا کہ آیندہ ان گناہوں کو نہ کروں گا، میں جانتا ہوں کہ آیندہ پھر کروں گا، لیکن پھر معاف کرا لوں گا۔

غرض اسی طرح سے روزانہ اپنے گناہوں کی معافی اور عجز کا اقرار، اپنی اصلاح کی دعا اور اپنی نالائقی کو خوب اپنی زبان سے کہہ لیا کرو۔ صرف دس منٹ روزانہ یہ کام کر لیا کرو۔ لو بھائی دوا بھی مت پیو۔ بدپرہیزی بھی مت چھوڑو۔ صرف اس تھوڑے سے نمک کا استعمال سوتے وقت کر لیا کرو۔ آپ دیکھیں گے کہ کچھ دن بعد غیب سے ایسا ہو جائے گا کہ ہمت بھی قوی ہو جائے گی، شان میں بٹہ بھی نہ لگے گا اور دشواریاں بھی پیش نہ آئیں گی۔ غرض غیب سے ایسا سامان ہو جائے گا کہ جو آپ کے ذہن میں بھی نہیں ہے۔

❁❁❁❁

اللہ رب العزت جیسے عظیم الشان خالق و مالک کو ناراض کرنا بہت خطرے کی بات ہے۔ اس عظیم ذات کی ناراضگی دنیا اور آخرت دونوں جہاں کی زندگی تلخ کرنے کا باعث بنتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آج بے سکونی و پریشانی اور ٹینشن و ڈپریشن نے بین الاقوامی وبا کی صورت اختیار کرلی ہے۔ ہر انسان کا اس وقت سب سے بڑا مسئلہ بے سکونی ہے۔

شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجدد زمانہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ اپنے وعظ ''گناہوں سے حفاظت کے نسخے'' میں اسی مضمون کو نہایت درد بھرے دل سے بیان فرماتے ہیں کہ لوگ بے چینی اور بے سکونی کے علاج کے لیے در بدر مارے مارے پھرتے ہیں، کبھی ڈاکٹروں کی فیس بھرتے ہیں تو کبھی جعلی عاملوں کے تعویذ گنڈوں اور وظیفوں کے باعث رہی سہی صحت بھی کھو بیٹھتے ہیں بلکہ بعض اوقات ایمان بھی خطرے میں پڑ جاتا ہے۔ حالاں کہ اس بے سکونی کا واحد علاج گناہوں سے توبہ کرنے، انہیں ہمیشہ کے لیے ترک کردینے اور تڑپتے ہوئے دل اور اشک بار آنکھوں سے اللہ کے حضور میں مغفرت اور رحمت طلب کرنے میں ہے۔ یہ کیفیات صرف اللہ والوں کی صحبت سے حاصل ہوتی ہیں۔

www.khanqah.org

AW138